ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ۔ آن مسیح و در آخر مہدی آخر زمان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۰

مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

جلد ۶ ۔ نمبر ۳۲

چہ گویم با تو مرائی چہا در قادیان بینی ۔ اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از مروزین ۔ قادیان مین عمر ۔ فی پرچہ ۲ر ۔ گورنمنٹ ۲۰ ۔ دیگر ادویہ وغیرہ ۔ ازلیق للعمر

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیراب ہر کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ ۲۰
معاونین درجہ اوّل جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
عام قیمت مابعد	للعہ ر
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین صاحب عمر مہتمم قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الہامی پیشین گوئی اور اٹکل بازی مین فرق

قال اللہ تعالیٰ ۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول ۔ یہ بالکل سچ ہے کہ غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولون کے سوا اور کسی پر غیب ظاہر نہین کرتا۔ ناوانون کا یہ اعتراض کہ پھر نجومیون یا پالیٹیشن لوگون کی پیشگوئیان کیا ہوئین آخر یہ بھی تو آیندہ کی خبرین دیتے ہین اور بعض دفعہ ویسا ہی ظہور مین بھی آجاتا ہے ۔ محض کم فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ غیب نہین کہلا سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجومیون سائنس دانون پالیٹیشنون کی پیشین گوئیان غیب نہین ہوتی ۔ بلکہ صرف چند اصولون اور قاعدون کی بنا پر جو مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہین ۔ موجودہ حالت سے آیندہ کی حالت پر قیاس دوڑایا جاتا ہے اور اس طرح یہ ایک علمی نتیجہ ہوتا ہے جو محض قیاسی ہوتا ہے اس مین کوئی تحدی اور یقین نہین ہوتا بلکہ صحت اور غلطی کے دونون پہلو موجود ہوتے ہین مثلاً ہوا بند ہو اور سخت گرمی اور اُمس ہو تو پچھلے مشاہدہ یا تجربہ کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آندھی آئے گی ۔ بارش ہوگی ۔ اور اگر ایسا ہو جائے ۔ تو یہ غیب گوئی نہین بلکہ قوانین فطرت کو مشاہدہ کر کے ایک نتیجہ نکالا گیا جو صحیح ہو گیا ۔ مگر اس مین غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے ۔ نتیجہ کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط ۔ دونو پہلو ہوتے ہین یہ ایسا ہی ہے ۔ جیسے کہ ایک طالب علم ریاضی کے سوال نکالنے مین کچھ باتین مان کر اور فرض کر کے ان سے قواعد کے رو سے ایک نتیجہ نکالتا ہے مثلاً اربعہ مین تین باتین معلوم ہوتی ہین تو چوتھی بات قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے اس کا نام غیب پر اطلاع پانا ہرگز نہین رکھا جا سکتا ۔ پھر سوال کے جواب نکالنے مین دونو پہلو غلطی اور صحت کے موجود ہوتے ہین اب ذرا اور وسعت نظر سے کام لو تو طبابت و ڈاکٹری مین بھی یہی حال ہے ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مسہل دیکر بتا دیتا ہے کہ دست آئین گے اور دست آجاتے ہین تو یہ غیب نہین کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ فلان دوا سے دست آتے ہین تو یہ بتلا دینا کہ اس دوا سے دست آئین گے غیب نہین یا ایک مریض کو دیکھ کر بتلا دینا کہ وہ شفا یاب ہو جائیگا یا مر جائیگا غیب نہین کیونکہ آثار اور علامات سے ایک نتیجہ نکالا گیا جو حسن اتفاق سے صحیح ہو گیا مگر بعض دفعہ غلط نتیجہ بھی نکل آتا ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس مریض کو کہا گیا مر جائیگا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور جسے کہا گیا صحت یاب ہو جائیگا وہ مر جاتا ہے ۔ مسہل دیتے ہین مگر دست نہین آتے ایسا کیون ہوتا ہے ؟ اسی لئے کہ غیب کا علم ڈاکٹر کو نہین ہوتا ۔ باریک در باریک اسباب جو مخفی ہوتے ہین یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہین اور وہی اس ڈاکٹر کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہین وہ مریض کی حالت کو بدل دیتے ہین اور نتیجہ خلاف امید نکل آتا ہے اب غور کی جا رہے کہ جس جگہ غیب آجاتا ہے وہین طبیب ٹھوکر کھا جاتا ہے جہان تک اسباب ظاہر ہوتے ہین وہان تک تو صحیح نتیجہ نکل آتا ہے مگر جہان غیب کا رنگ آجاتا ہے اور اسباب مخفی ہوتے ہین ۔ وہین ایک ڈاکٹر منہ کے بل گرتا ہے ۔ اسی طرح ایک پولیٹیشن آدمی ایک قوم کی حالت دیکھ کر حکم لگاتا ہے کہ یہ ترقی کریگی یا تنزل کرے گی مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ ایک قوم مین نااتفاقی خودغرضی ۔ کاہلی ۔ عیش پسندی ۔ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہے تو وہ اس کے لئے ان اسباب سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ قوم تباہ ہو جائیگی ۔ نیست و نابود ہو جائے گی ممکن ہے یہ نتیجہ صحیح نکلے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم مین کوئی عظیم الشان مصلح پیدا ہو جائے ۔ اور وہ قوم مین ایک نئی رُوح پھونک دے اور وہ قوم ترقی کر جائے اور اس طرح نتیجہ غلط ٹھہر جائے اس انقلاب کا پیدا ہونا بھی اس پولیٹیشن کے لئے غیب کا حکم رکھتا ہے اور اسی کی نسبت وہ کچھ نہین بتلا سکتا ۔ ورنہ قوم کی موجودہ حالت سے آیندہ کے لئے قیاس دوڑانا غیب نہین کہلا سکتا ۔ اسی طرح ہیئت داں یا منجم لوگ ہوا ۔ آفتاب ۔ زمین کی گردش وغیرہ سے نتیجہ نکالتے ہین کہ امسال بارش زیادہ ہوگی یا کم وغیرہ وغیرہ یا بعض ستارون کے سعد اور نحس خواص مان کر ایک قیاسی نتیجہ نکالتے ہین کہ امسال سختی ہوگی یا آرام جو اکثر غلط ثابت ہوتا ہے تو یہ غیب گوئی نہین بلکہ صرف حالت موجودہ اور زمین اور ستارون کی گردش ہواؤن کی رفتار وغیرہ سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو قیاس کیا جاتا ہے کہ صحیح ہوگا مگر بسا اوقات یہ غلط بھی ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض اسباب مخفی در مخفی ہوتے ہین یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہین اور وہی ایک سائنس داں یا منجم کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہین اور اس کی ناکامی بوجہ غیب کے لاعلمی پر ایک دلیل بن ٹھہرتے ہین ۔ ابھی پچھلے دنون جب روس اور جاپان کی جنگ ہوئی تو بعض بڑے بڑے پالیٹیشنون کے خلاف امید جاپان فتحیاب ہو گیا چنانچہ جب بالٹک بیڑہ جاپان کیطرف بڑھا تو ایک اخبار نے جس کو اپنی پولیٹیکل رائے پر بڑا ناز ہے اور اس کے ایڈیٹر کو اکثر دوسرے اخبارون کے ایڈیٹر بھی بڑا پولیٹیشن سمجھتے ہین یہ تحریر کیا کہ بس اب جاپان کے تقدیر کی قیامت آگئی اور بڑے بڑے وجوہات اور دلائل اپنی رائے پر قائم کئے جو نہایت معقول تھے مگر جب بالٹک بیڑے کو شکست فاش ہوئی اور وہ کالعدم ہو گیا تو لگے توجیہین کرنے ۔ کہ ہوا مخالف تھی ۔ طوفان کا رُخ بالٹک بیڑے کے مخالف تھا ۔ وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہین کہ یہ سب سچ ہے یہی تو غیب تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھا ورنہ موجودہ حالت پر قیاس دوڑا کر نتیجہ تو صحیح نکالا تھا مگر غیب کی کس کو خبر تھی کہ آیندہ نئے اسباب کیا پیدا ہو جائین گے یہی غیب تو ہوتا ہے جو اللہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ سوائے اپنے رسولون کے کسی پر ظاہر نہین کرتا [illegible] کو بھی دیکھا گیا ہے کہ [illegible] اپنی پر [illegible] کے بہت سی توجیہین کر لیا کرتے ہین کہ یہ کل جگ کا زمانہ ہے اس [illegible] زمانہ کے قوانین بدل گئے ۔ اگر جوتش غلط ثابت ہو جائے تو تعجب نہین کرنا چاہئے [illegible] باتون کی آڑ ڈھونڈھتے [illegible] ہین کہ یہ محض قیاسی باتین ہین جن کے غلط ہو جانے کا بڑا بھاری احتمال ہے کیونکہ جتنا انسان کمزور اور اس کا علم ناقص ہو اتنا ہی غلطی کا زیادہ احتمال ہو پس موجودہ کیفیت سے آیندہ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر چند اصولون اور قاعدون سے ایک قیاسی نتیجہ نکالنے کا نام غیب گوئی ہرگز ہرگز نہین ہو سکتا ۔

اب دوسری طرف نظر کرو ۔ رسولون کی پیشگوئیون کی شان ہی الگ ہے وہان یہ عالم ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ جو کچھ بتا رہا ہے اور اس سے جو ایک عقلمند نتیجہ نکالتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف بتاتی ہین حالت موجودہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ان کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہین ہوتا ۔ بلکہ اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو انسانی عقل کو بالکل حیران کر دیتا ہے یہان تک کہ وہ اپنے اوپر مجنون کا فتوے لگوا لیتے ہین اور پھر جو وہ آیندہ کی نسبت خبرین دیتے ہین اس مین وہ تحدی اور یقین اور اقتدار اور رعب ہوتا ہے کہ ایک دفعہ تو مخالفین کے دل بھی سنگدل جاتے ہین بعد مین چاہے انکار ہی کرے وہ وقت یاد کرو ۔ جب ایک بڑے صاحب جبروت و سطوت بادشاہ فرعون مصر کے سامنے ایک مسکین و بیکس انسان نے بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ اگر تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ نہ کر دیگا اور اپنی حرکتون سے باز نہ آئیگا تو مع اپنی فوج اور لشکر

(راجع ۱)

کے ہلاک ہوجائیگا۔ کیا دربار کے لوگون نے اور خود اس بادشاہ نے ٹھٹھا نہین کیا؟ کہ یہ کیسے پاگلون کی سی باتین کرتا ہے۔ مگر تعجب کی بات سنو کہ ویسا ہی ہوا جیسا اس برگزیدہ نے پہلے سے بتلایا تھا۔ پھر وہ وقت بھی یاد کرو کہ عرب کے ایک شہر مکہ مین ایک یتیم و بیکس بے یار و مددگار انسان نے اٹھ کر کہا کہ میرا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میری متابعت کریگا وہی بچایا جائیگا اور جو مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور باوجود اس کے کہ مین ابھی تنہا اور بے یار و مددگار ہون مگر وہ وقت قریب ہے جب ایک بڑی جماعت میرے ساتھ ہوگی اور مین مظفر و منصور ہونگا اور دین اور دنیا کی برکتین سب میرے قدموں میں ہونگی اور میرے مخالفین باوجود اپنی شان و شوکت کے نیست و نابود ہوجائین گے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اسوقت قوم کے داناؤن نے ٹھٹھے کئے۔ کہ کیسی خلاف قیاس اور خلاف تجربہ و مشاہدہ بات کہی یہانتک کہ مجنون کا خطاب دیا کیونکہ کوئی دنیوی عقلمند حالت موجودہ کو دیکھ کر ایسا نہین کہہ سکتا پھر ایک مخالفت کا طوفان اٹھایا گیا اور اس تنہا انسان کے نیست و نابود کر دینے اور اس کے سلسلہ کو فنا کر دینے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا گیا مگر اس خدا کے برگزیدہ کی تحدی بڑھتی چلی گئی جس جس طرح مخالفت کا زور بڑھتا گیا اس اس طرح پیشگوئیوں کی تحدی اور شوکت بھی بڑھتی چلی گئی یہان تک کہ وہ وقت آگیا کہ خدا کے برگزیدے کو اپنے وطن کو خیر باد کہنا پڑا اگر ایسے نازک لمحہ مین بھی جبکہ چہار طرف مایوسی کی بھیانک شکل نظر آرہی ہے اور ایک نیا دار فلاسفر اور پالیٹیشن یہ تجویز کرنے کے لئے خودکشی کر لینے کا وقت ہے اس برگزیدہ کا صدق اور استقامت وہی ہے وہ بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ مین تجھے پھر اس شہر مین مظفر و منصور واپس لاؤنگا اور میرے دکھ دینے والے ذلیل اور نیست و نابود ہوجائین گے۔ اللہ اللہ۔ کیا یہ انسان کا کام تھا۔ کیا قیاس یہ کہتا تھا یا کوئی تجربہ اور مشاہدہ یہ نتیجہ نکالتا تھا ہرگز نہین ہرگز نہین پھر کیسی عجیب بات ہے کہ وہ باتین سب پوری ہوئی ہین ہان اسی طرح پوری ہوتی ہین جس طرح اس برگزیدہ نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر ہمارے زمانہ کا ایک عجیب واقعہ سنو۔ کہ پنجاب کے ایک گمنام گاؤن قادیان مین سے ایک شخص اٹھا جو نہایت درجہ خلوت پسند تھا اور شہرت سے کوسون دور بھاگتا تھا اور دنیا کے پرفتن راہون اور پیچیدہ مشکلات سے بالکل ناواقف تھا ہان وہ اٹھا اور بولا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوا اور اس نے مجھے بتایا کہ تو دنیا مین نہایت درجہ شہرت پائیگا اور اگرچہ ابھی اکیلا ہے مگر ایک بڑی جماعت عنقریب تیرے ساتھ ہوگی اور لوگ کثرت سے تیرے پاس آئینگے تو تھکنا نہین اور تحائف کی کثرت ہوگی اور مخالفین جو تیرے برخلاف منصوبہ بازیان کرین گے اور تجھے مٹا دینا چاہینگے وہ

ناکام اور نامراد ہون گے اور تو کامیاب ہوگا چنانچہ اس دعوی کے ساتھ ہی ایک مخالفت کا طوفان اٹھا اور اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے اور طرح طرح سے اس بے یار و مددگار مسکین انسان کی مخالفت کی گئی اور اس کے نیست و نابود کرنے مین ناخنون تک کا زور لگایا گیا اور ایسے وقت بھی آگئے کہ دنیا کے عقلمند کہلانے والون نے یہ حکم لگا دیا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے مجھے وہ وقت کبھی نہین بھولیگا جب اس برگزیدہ پر پادریون نے ایک جھوٹا خون کا مقدمہ بنایا اور ایسا فتنہ برپا کیا کہ مقدمہ کی روئداد پر نظر کر کے ایک شخص نے جو دانا اور صائب الرائے ہونے مین بڑا مشہور تھا مجھ سے کہا کہ بس اب اس سارے سلسلہ کا خاتمہ یقینی ہے مگر دیکھو اس برگزیدہ کی صدق اور استقامت وہی تھی بلکہ جون جون مخالفت ترقی کرتی گئی ویسے ویسے اس کی تحدی بھی بڑھتی چلی گئی اور عجیب اور کیسی عجیب بات یہ کہ وہی ہوا جو اس برگزیدہ نے قبل از وقت کہا تھا کیا یہ کوئی مشاہدہ اور تجربہ تھا یا حالت موجودہ سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ ایک مسکین انسان جس کے مقابل پر ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ کامیاب ہوجائیگا۔ نہین۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اور تجربہ کا فتوی تو یہ تھا کہ بس اب خاتمہ ہے کہان ایک لاکھون تعداد و ظاہری قوت شوکت امارت دولت دنیوی وجاہت سب اس کے برخلاف تھین اور نتیجہ ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس تنہا و بیکس انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ پیشگوئی یا تو مذاق ہے یا مجنون کی بڑ ہے کیونکہ حالت موجودہ سے نتیجہ اس کے خلاف نکلتا تھا یہی تو غیب ہوتا ہے جو مولا کریم سوا اپنے برگزیدہ رسولون کے کسی کو نہین دیتا اور لوگون کا رسول کو مجنون کہنا گویا غیب کے متعلق ان کی لاعلمی پر ایک حجت روشن ہے ورنہ اگر کچھ بھی تھوڑا بہت حالت موجودہ سے قیاس کی دوڑین لگ سکتی تو وہ مجنون ہرگز نہ کہتے بلکہ قیاس تو اس کے برخلاف چلتا ہے ابھی کی بات ہے کہ ایک ماہر طبقات الارض نے زمین کی حالت کو دیکھ کر حکم لگایا تھا کہ دو سو برس تک کوئی سخت زلزلہ نہین آئیگا۔ مگر ایک خدا کا رسول بول اٹھا کہ اس کو غیب سے حصہ نہین بلکہ محض قیاس دوڑاتا ہے۔ آئندہ بہار مین ہی نہایت سخت زلزلہ آئیگا اور عنقریب اور بھی بڑے سخت زلزلے آئین گے جن مین سے ایک قیامت کا نمونہ ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ بہار مین پھر سخت زلزلہ آیا اور دوسرے ممالک مین بھی سخت زلزلے آئے اور باقی کا ابھی انتظار ہے ایک لڑکے کو پاگل کتے نے کاٹا۔ کسولی پر علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے اپنی تسلی کے بعد واپس بھیجدیا۔ مگر پھر بھی آثار ہائیڈروفوبیا

کے پیدا ہو گئے۔ اور حالت ردی ہوگئی۔ ڈاکٹر مذکور کو لکھا گیا تو اس نے نتیجہ یہ نکالا کہ اب بچ نہین سکتا کوئی علاج نہین کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ یہی کہتا تھا مگر دیکھو خدا کے رسول نے تبلایا کہ نہین وہ بچ جائیگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بچ گیا کہان تک کہا جاوے صاحبدل کے لئے سینکڑون نہین ہزارون لاکھون مثالین موجود ہین مذکورہ بالا مثالون مین نتیجہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر نکالا گیا غلط ہوگیا کیونکہ غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ اللہ نے اپنے رسول کو اس غیب کا علم دیدیا پس غیب اس کا نام ہے نہ کہ چند مفروضات کی بنا پر قیاس دوڑانے کا نام غیب ہے جس طرح نجومی یا جوتشی چند مفروضات سے نتیجہ نکالا کرتے ہین نادان لوگ اسے غیب سمجھا کرتے ہین اور لطف یہ ہے کہ کثرت سے غلطیان ہوتی ہین کیونکہ بعض ستارون کی گردش اور دنیا کے واقعات کو بالمقابل مشاہدہ کر کے اور ان کے درمیان تعلق فرض کر کے یا دیگر طریقون سے بعض قاعدے بنا لئے گئے ہین یا فرض کر لئے گئے ہین اور ان کے مختلف مقامات کو سعد اور نحس قرار دے لیا گیا ہے۔ (یہ کہان تک صحیح ہے یا غلط اور کہ اس کی لغویت پر یا صحت جدید سائنس نے کیا روشنی ڈالی ہے یہ ایک جدا امر ہے جو اس وقت ہماری بحث سے خارج ہے) اور ریاضی کے سوال کی طرح انہی مفروضات سے ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو کسی ملک کی نسبت ہوتا ہے یا کسی شخص کی نسبت۔ مگر وہ بالکل ایک قیاسی امر ہوتا ہے جس مین غلطی اور صحت کے دونو پہلو موجود ہوتے ہین بلکہ غلطی کا کثرت سے احتمال ہوتا ہے۔ پھر چالاکی کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ مثلاً فلان شخص کو کچھ خوشی پیش آئیگی یا کچھ تکلیف پہونچیگی۔ اسی قسم کے اور فقرے ہوتے ہین جو بالکل گول مول اور ہر ایک پہلو سے مڑ سکتے ہین تاکہ پردہ رہ جائے کون شخص ہے جس کو خوشی یا غم پیش نہین یہ تو عام چیزین ہین برخلاف اس کے رسولون کی پیشگوئیان کثرت سے ایسی ہوتی ہین جو بالکل صاف اور کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی ہین اور اس مین تحدی اور شوکت ہوتی ہے چونکہ نجومی زمین کا فرزند ہوتا ہے اس لئے ہزارون باتون مین سے اگر ایک قیاس بھی اس کا صحیح نکل گیا جو بزدلی سے اس نے قبل از وقت اچھی طرح مشتہر بھی نہ کیا تھا۔ تو شیطان کی چڑھ مچ جاتی ہے اور وہ اپنے چیلون چانٹون کو لیکر ساری دنیا مین اس کو مشتہر کراتا ہے اور اس کے چیلے بڑی تعریفین کرتے اور بغلین بجاتے پھرتے ہین مگر رسول چونکہ آسمانی ہوتا ہے اور حق کے ساتھ دنیا کو دشمنی ہوتی ہے اس کی ہزارون صاف صاف پیشگوئیون کو جو کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی

ہین ۔ نظرانداز کر دیتے ہین اور توجیہین کرتے ہین یہ کیسی بے حیائی ہے ۔ یہان یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ نجومی تو ایک شخص کی نسبت صرف قیاسی طور پر گول مول لفظون میں کسی خوشی یا غم کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ مگر رسول ایک ہی شخص کی نسبت یقین اور تحدی کے ساتھ ایک ہی وقت مین خوشی اور غم اور سختی اور نرمی اور ثواب اور عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے ۔ وہ ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی وقت مین بشیر بھی ہوتا ہے اور نذیر بھی ۔ وہ کہتا ہے ۔ میری اطاعت کرو ۔ تاتم عذاب سے بچ جاؤ اور فضل کے وارث بنو اب دیکھو کہ یہان سعد اور نحس سب کچھ کالعدم ہوگیا اور نجوم کا بت ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا بس سعادت اسی مین ہے ۔ کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور نحوست یہی ہے ۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے نہ وقت اور نہ مقام اور نہ ستارہ اور کسی برج کا کوئی اثر باقی رہگیا رسولون کا وجود بھی عجیب بت شکن وجود ہوتا ہے ایک ایک حربہ سے کئی کئی بُت ٹوٹتے ہین اور اگر ان نجوم والے بُت کا پجاری کوئی نجومی یا جوتشی ہے جو اپنے بُت کی حمایت کرنا چاہتا ہے تو خدا کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہو کر اپنے اس بُت سے دریافت کر کے پیشگوئی کرے تاکہ سعادت اور نحوست کا تماشہ سب دنیا کو نظر آ جائے اور حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے ورنہ شیر کا جھوٹا کھانے کو تو گیدڑ اور لومڑ بہت سے بعد مین اکٹھے ہو جاتے ہین ۔ جب خدا کے رسول کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ایک گیدڑ صفت اور لومڑ طینت نجومی یہی کہہ اٹھتا ہے کہ ہمنے بھی پیشگوئی کی تھی اور اس طرح خدا کے شیر کا جھوٹا کھانے کے لئے لپکتا ہے یہ کیسی بے حیائی ہے جب خدا کے رسول نے پیشگوئی کی تھی اُس وقت وہ کہان مرگیا تھا ۔ کیون نہین ویسی ہی دلیری سے اس نے پیشگوئی شائع کرا دی تھی مگر نہین یہ وہی شیر کے شکار پر لومڑون کے جمع ہونے کی مثال ہے ۔

رسولون کی شاذ و نادر اجتہادی غلطی پر اعتراض کرنا نادانون کا کام ہے ۔ اول تو اجتہاد کو نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہین ۔ دوم ایسی شاذ و نادر اجتہادی غلطی کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل مین ہوتی ہے ورنہ عظیم الشان پیشین گوئیون کی تفصیل مین جن پر دعوے کی بنا ہوتی ہے اجتہادی غلطیان ہرگز ہرگز نہین ہوتین ۔ سوم ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے پھر اگر کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل مین اجتہادی طور پر غلطی ہوگئی تو یہ بات تو بدرجۂ اولیٰ ثابت کرتی ہے ۔ کہ غیب سوا خدا کے کسی کے پاس نہین ۔ انسان کا کام نہین کہ غیب بیان کرے ۔ کیونکہ پیشگوئی تو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہوجاتی ہے ۔ مگر اس کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت قبل از وقت خود ملہم کو بھی معلوم نہ تھی اور اس طرح اجتہادی طور سے اس کی تفصیل کرنے مین غلطی ہوگئی ۔ اس صورت مین پیشگوئی کی مفصل کیفیت خود ملہم کے لئے بھی غیب کا حکم رکھتی تھی اور جب تک خود اللہ تعالیٰ ہی غیب نہ کھولے رسول کو بھی علم نہین ہوتا ۔ ورنہ رسول جو کثرت سے غیب کی پیشگوئیان کرتے ہین اگر انسانی قدرت مین غیب ہوتا ۔ تو ہرگز اجتہادی غلطی نہ کرتے یہ اسی لئے ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ غیب صرف اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ رسول تبلاتے ہین یہ غیب منجانب اللہ ہے جو ان کو اللہ نے بتایا ہے ورنہ ان کو خود غیب کا کوئی علم نہین اور یہ کہ غیب بتلانا انسانی قدرت سے باہر ہے ۔ گو انسانی فطرت کیسی ہی ترقی کیون نہ کر جائے اور کیسا ہی کمال کیون نہ پیدا کرلے اور اس طرح ایک قادر مقتدر عالم الغیب ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور سعید انسان کی رُوح معرفت مین ترقی کرتی ہے پس جہان رسولون سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے دراصل وہ ایک ایسا لطیف غیب در غیب ہوتا ہے ۔ کہ خود رسولون کے لئے بھی اس کی مفصل کیفیت غیب کا حکم رکھتی ہے اور اس طرح وہ پیشگوئی جب مطابق الہام کے ایک نئے رنگ کی کیفیت مین پوری ہوتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا تو پھر وہ ایک عظیم الشان نشان ٹھہرتی ہے کیونکہ یہ دوہرا غیب ہوتا ہے جو اپنے موقعہ پر کھلتا ہے اس لئے اجتہادی غلطی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور پیشگوئی کی عظمت کے متعلق ترقی ایمان کا باعث ہونا چاہیئے نہ کہ جائے اعتراض ۔ ہان جب تک خدا ہی کا فضل نہ ہو چشم بصیرت وا نہین ۔ ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✣ عیب نماید ہنرش در نظر

راقم ۔ احمدؐ کے در کا ایک غلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ رَبِّ اجْعَلْنِی غَالِبًا عَلٰی غَیْرِی

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پہ غالب کر

۲ ۔ میری فتح ۔

۳ ۔ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

ترجمہ ۔ مین اپنی فوجون سمیت تیرے پاس اچانک آؤنگا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خدا بخش ولد فتح علی ساکن بریانوالی ڈاکخانہ گہاریان گوجرات

برکت علی ولد جیون شاہ شکار ماچھیان ضلع گورداسپور

المفتی

۷۹۔ مرشد کو سجدہ کرنا ناجائز ہے۔ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔
ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے۔

۸۰۔ دوکانداری کے مشکلات۔ اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں ایک گاؤں میں دوکان پر گڑ شکر بیچتا ہوں۔ بعض دفعہ لڑکے یا زمینداروں کے مزدور اور خادم چاکر کپاس یا گندم یا ایسی شے لاتے ہیں اور اس کے عوض میں سودا لے جاتے ہیں جیسا کہ دیہات میں عموماً دستور ہوتا ہے لیکن بعض لڑکے یا چاکر مالک سے چوری ایسی شے لاتے ہیں۔ کیا اس صورت میں ان کو سودا دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمایا۔ جب کسی شے کے متعلق یقین ہو۔ کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ تو پھر اس کا لینا جائز نہیں۔ لیکن خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدظنی میں ڈالنا امر فاسد ہے۔ ایسی باتوں میں تفتیش کرنا اور خواہ مخواہ لوگوں کو چور ثابت کرنے کی کوشش کرنا دوکاندار کا کام نہیں۔ اگر دوکاندار ایسی تحقیقاتوں میں لگے گا۔ تو پھر دوکانداری کس وقت کریگا ہر ایک کے واسطے تفتیش کرنا منع ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا۔ کہ گائے ذبح کرو۔ بہتر تھا کہ ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے۔ حکم کی تعمیل ہو جاتی۔ انہوں نے خواہ مخواہ اور باتیں پوچھنی شروع کیں کہ وہ کیسی گائے ہے اور کیسا رنگ ہے اور اس طرح کے سوال کر کے اپنے آپ کو اور وقت میں ڈالدیا۔ بہت مسائل پوچھتے رہنا اور باریکیاں نکالتے رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

۸۱۔ گذشتہ بزرگوں کو ثواب۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبد القادر کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ طعام کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ گذشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے۔ تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کیواسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے۔ تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام ہے۔ اور شرک میں داخل ہے پھر تاریخ کے تعین میں بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہیں کہ وہ اپنے ایسے کاموں کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کرے۔ غرض جب تک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شرک پایا جائے۔ صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر طعام کھلانا جائز ہے۔

۸۲۔ ادب اوراق قرآن شریف۔ ایک شخص نے عرض کی۔ کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کیواسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے حضرت عثمان نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔ نیت پر موقوف ہے۔

میں نے خود نشان دیکھا نوازش فرمائے من مینجر اخبار بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اگر آپ مناسب سمجھیں تو اخبار بدر میں مضمون ذیل درج فرما دیجیئےگا۔ میرا لڑکا محمد عطاء الرحمٰن آن حضرت اقدس سے کامل محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ اس دفعہ اس نے جب کلکتہ میں بی۔ اے۔ کا امتحان دیکر مکان آیا۔ تو بندہ نے مرشدنا و ہادینا جناب امام الزمان کی خدمت اقدس میں ان کے امتحان کے کامیابی کے بارہ میں دعا کیواسطے درخواست کیا تھا۔ اغلب۔ کہ ضرور بالضرور آن حضرت اقدس نے دعا کی ہوگی۔ کیونکہ اسی وقت ان کی کامیابی ایک عجیب وغریب بشارت سے ظہور پذیر ہوئی۔ ہمنے اندازاً دس تاریخ اپریل گذشتہ کو حضرت کی خدمت میں خط روانہ کر دیا تھا جو غالباً چودہ خواہ پندرہ تاریخ کو وہاں پہونچا ہوگا اور ضرور اسی تاریخ کو غالباً دعا ہوئی ہوگی کیونکہ پندرہ کی شب کو میرے لڑکے محمد عطاء الرحمٰن کو خواب میں بشارت دیگئی اور ساتھ ان کو **یوم السبت** بتلا دیا گیا۔ بعد از بیداری خواب ہمارا لڑکا **یوم السبت** کا منتظر رہا اور سنیچر کے روز کا تذکرہ کرتا رہا۔ چنانچہ بفضل خداوند بزرگ اور بہ طفیل آن حضرت اقدس مسیحنا موعود علیہ السلام دو چار ہی روز کے اندر عین یوم السبت یعنے سنیچر ہی کے روز میرے لڑکے کی کامیابی کے تین عدد ٹیلیگراف میرے لڑکے کے نام سے کلکتہ اور گومٹی وغیرہ جگہ سے موصول ہوئے۔ واقعی امر یہ ہے۔ کہ مجھکو اس کے اس امتحان سے اس قدر خوشی حاصل نہیں ہوئی جس قدر خوشی کہ آن حضرت اقدس کی اجابت دعا اور عجیب وغریب بشارت بہ تعین روز سنیچر (یوم السبت) سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئی ہے ع

بشارت مژدہ گر جان فشانم رواست

الراقم۔ خاکسار محمد امیر احمدی عفی اللہ عنہ خریدار ۶۳۶

دعا مدد برادر محمد شفیع اپنے بیمار چچا کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ برادر محمد عبد الرحمٰن صاحب ڈیرہ دون سے اپنی بیمار چشم خوشدامن صاحبہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع اہلبیت بخیر و عافیت ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اسی جگہ ہیں۔ احباب جو خطان کے نام لکھیں وہ قادیان کے پتہ پر ہی لکھنا چاہیئے۔

عرب صاحب سید عبد الحی شادی کر کے پٹیالہ سے واپس قادیان آ گئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منشی عبد الغنی صاحب اور ان کے برادروں کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے محض دینی فوائد کو مدنظر رکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عرب صاحب موصوف سے کر دیا۔

اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے قادیان میں تشریف لائے۔

عصمت انبیاء اور غلامی۔ ریویوآف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع

دشنام گو آریہ کا کیا حال ہوا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آریہ کا گالی دینا

ایبٹ آباد مین دھنی رام آریہ بزاز دوکاندار صدر بازار جو پریزیڈنٹ یہان کے آریہ سماج کا بھی رہ چکا ہے نے چند روز ہوئے کہ بوقت صبح ۸ بجے کے قریب اپنی دوکان پر ایک دودھ فروش سے دودھ لیتے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان نکالین۔ ہم یہان ان الفاظ دشنام کو لکھہ کر اس تحریر کو ناپاک نہین کرنا چاہتے۔ اہل اسلام ایبٹ آباد نے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ بمقام نتھا گلی استغاثہ بزیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کا دائر کیا۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کو طلب کیا اور باندیشۂ فساد ملزم کو تخمیناً ایک ماہ تک نتھا گلی رکھا۔ آخر شہادت قلم بند کرنے کے بعد اور مقامی تحقیقات ہو چکنے کے بعد صاحب ممدوح نے سرحدی کارروائی کرنی مصلحت وقت خیال فرماکر رپورٹ برخلاف ملزم بحضور والا جناب چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ملزم کے اخراج از ضلع کی کردی۔ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر کی خدمت مین اہل اسلام ایبٹ آباد نے میموریل بھیجا۔ جس پر صاحب ممدوح نے امام مسجد صدر مسجد ایبٹ آباد کے نام پروانہ پسندیدگی کارروائی وطریق عمل اہل اسلام کا اظہار فرماکر انصاف کرنیکا وعدہ دلایا۔ اور امام مسجد نے سب اہل اسلام کے جوش کو وعظ شفقت سے فرو کرنے کی کوشش کی۔ جس مین بہت کامیاب ہوئی ورنہ اس سرحدی ضلع مین احتمال نقض امن کا تہا۔ آخر جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے پریزیڈنٹ آریہ سماج کو ایک سال کے لئے ضلع سے خارج کردیا۔

یہ واقعہ آریون کی روش اور طریق عمل پر پوری روشنی ڈال رہا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانون کی دل آزاری کرتے ہین اور بجائے امن اور صلح کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے نفاق اور دشمنی کا بیج بو رہے ہین۔ ابھی لاہور کے چند اکابر کے نام جو دشنام سے پُر خطوط پہونچے تھے وہ بات فراموش نہین ہوئی تھی۔ کہ یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ہم امید کرتے ہین۔ کہ آریہ آیندہ سمجھہ سے کام لین گے اور خواہ مخواہ مسلمانون کی دل آزاری کے خیال سے آیندہ باز آجاوینگے

اس مقدمہ مین بھی ملزم نے بالمقابل استغاثہ چند شرفاء ایبٹ آباد پر . . . . . دائر کیا کہ اس وقوعہ کے وقت وہ اس کی دوکان پر حملہ کرکے گئے۔ جس کو صاحب ضلع نے پڑھتے ہی جہوٹا خیال کرکے داخل دفتر کردیا

کیا آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جہوٹ کا یہی نمونہ پیش کرنا تہا اور اپنے اصولون پر جن پر کہ ان کو بڑا ناز ہے یہی عملی نمونہ سچ کے اختیار کرنے کا دکہلانا تہا اگر پریزیڈنٹ کی راستبازی کا یہ نمونہ ہے جو اس نے دکہلایا تو عام ممبران کا کیا کہنا۔

ایک انصاف پسند از ایبٹ آباد

چکڑالوی نامرادی

چکڑالوی ملان کے حصہ مین ہر طرف سے ناکامی اور نامرادی ہی لگی ہوئی ہے اور جو ایک آدھ بدقسمت بہولا بھٹکا اس کے ساتھہ شامل ہوتا ہے اسے بھی وہی کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔ سینکڑون لوگ مساجد اور معبد بناتے ہین۔ کسی کے واسطے کبھی کوئی روک ٹوک نہین ہوئی۔ کیونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے گورنمنٹ اس مین مداخلت نہین دیتی لیکن چکڑالوی ملان کے سر پر ایسا نحوست کا بہوت سوار ہے۔ کہ اس نے اپنے دو چار ساتہیون کے ساتہہ اپنی ایک مسجد بنانی چاہی تہی محلہ والون کی شکائیت پر سرکار نے وہ بہی روک دی چنانچہ ایک اخبار نویس لکھتا ہے۔

تعمیر مسجد کی ممانعت

لاہور مین ایک مذہبی تنازعہ کا مقدمہ حال مین فیصل ہوا ہے جس مین اکثر اسلامی انجمنون اور بے شمار مسلمان باشندگان لاہور کو بیحد دلچسپی تھی۔

مسٹر مانٹ پریسیڈنٹ لاہور میونسپلٹی و ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہایت دور اندیشی کو کام مین لاکر اس کا فیصلہ کیا بات یہ تہی۔ کہ شیخ محمد چیٹو نے بازار شیرانوالہ مین ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تہی یہ مسجد مسلمانون کے ایک چہوٹے سے فرقہ کے لئے بننے والی تہی جو اپنے تئین اہل قرآن کہتے ہین اور جن کے عقائید دیگر فرقہ ہائے اسلام سے مختلف ہین۔ شہر کے جس حصہ مین مجوزہ مسجد کے بنانے کا ارادہ تہا وہان اہل قرآن کی آبادی بہت کم ہے اور محلہ کے باقی تمام مسلمان ان کے سخت خلاف تھے مسٹر مانٹ نے ہر قوم کے مذہبی حقوق کی آزادی کے سوال پر غور کرکے یہ مناسب سمجہا کہ اس معاملہ مین کثرت رائے کی خواہشات کا لحاظ کرنا چاہئیے۔ اگر اس طرح مین اہل قرآن کی مسجد تعمیر ہوئی تو روز جہگڑے اور فساد رہا کرینگے اس لئے درخواست تعمیر مسجد نا منظور کی گئی۔

بدر خواتین

۱۴۔ فروری کے بدر مین میری مخدومہ ص۔ ب۔ احمدی خاتون قادیان نے ایک مختصر مضمون مین اپنی بہنون کو تعلیم دینی ودنیوی کی طرف توجہ دلائی تہی یہ مضمون اس قابل تھا۔ کہ میری مخدومہ اس کو آیندہ حسب وعدہ نیز اس کی ضرورت کو زیادہ تفصیل سے اور تواریخ اسلام سے اور ضرورت کو تجربات سے ثابت کرکے دکھلائیں بے ادبی معاف۔ صرف اس قدر کافی نہین کہ ہمارے عبد الحی کے آبا کو اپنی والدہ ماجدہ سے مسائل پنجابی کے شعرون مین یاد ہین۔

ا۔ بلکہ محترمہ فاضلہ کو یہ تبلانا چاہیئے تہا کہ مسلمان خواتین کو علم کی ضرورت اس لئے ضروری ہے۔

ب۔ علم دینی یا دنیاوی۔ علم دینی کس قدر اور دنیاوی کس قدر۔

ج۔ مسلمان خواتین نے علم دینی مین کیا کیا کمالات حاصل کئے اور ان کے نام اور مختصر حالات۔

د۔ موجودہ زمانہ مین کس قدر تعلیم نسوان کی ہم کو ضرورت ہے۔

چونکہ تعلیم نسوان کا مسئلہ مدت سے مدبران قوم کے زیر بحث ہے۔ اور اس بحث کا مدار امورات بالا کے فیصلہ نہ ہونے سے زیر بحث چلا آتا ہے۔ مجھے اس لئے ادب سے گذارش کرنا پڑا۔ کہ ہماری محترم بزرگ ص۔ ب۔ جنسے مجھے نیاز حاصل ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ خواتینون مین سے ہیں اس مسئلہ کو وضاحت سے بپابندی قال اللہ وقال الرسول آیندہ کسی اشاعت مین درج فرماکر ممنون فرماویگی۔

راقمہ

ز۔ ج۔ احمدی از راولپنڈی

اطلاع

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہوکر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ آپ صاحبان پر روشن ہے۔ اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہین فرمائی ان کے نام وی پی کئے جاوینگے ہمین ایسے موقعہ پر وی پی وصول کرکے مشکور فرماوین اور واپس کرکے زیادہ زیر بار نہ کرین۔ مینیجر

حقیقۃ الوحی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک خط میں جو حضرت کے نام ہے ۔ تحریر فرماتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ یہ غلام پچھلے دنون حقیقۃ الوحی پڑھنے مین مصروف رہا ۔ قریباً ۱۵ یا ۲۰ روز مین ختم کی اور بفضل خدا خوب غور سے پڑھا ۔ عجیب عجیب اسرار معرفت کے پڑھے اور نئے نئے نشانون سے نہایت ایمان تازہ ہوا ۔ مخالفون پر حضور کی طرف سے حجت بوجہ اولیٰ تمام کی گئی ۔ اب بھی اگر نہ مانین ۔ تو مثل چمگاڈر کے ہین کہ روز روشن مین بھی آفتاب کو نہین دیکھتے ۔ حضور کی طرف سے تو دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کا آفتاب چڑھ گیا ہے ۔ اب سوائے ہٹ دہرمی اور تعصب کے مخالف مولویون کے ہاتھ مین کچھ نہین نشانات کی بارش ہو رہی ہے ۔ اگر تھوڑا سا بھی صاحب ذوق اور ایمان شخص ہو تو اس کے لئے نشانات الٰہیہ کا ایک سمندر ہے جو حضور کے ہاتھ پر بہہ رہا ہے ۔ مگر اصل یہی ہے کہ ان مخالف مولویون کی فطرتین جوش تعصب اور جہالت سے مسخ ہو گئی ہین ۔ ورنہ صاحب ذوق و ایمان کے لئے تو کافی نشانات سے بھی زیادہ ہین ۔

پورا پتہ بتاؤ

ایک روپیہ مسمی عبد اللہ نے بنام مقبرہ روانہ کیا ہے ۔ چونکہ عبد اللہ مسعود مین کوپن مین کوئی تعین نہین کی لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مرسل اپنا پتہ معہ سکونت و ولدیت کے بنام نائب ناظم مقبرہ روانہ فرما دیوین ابھی وہ ایک روپیہ بمد امانت دفتر مین جمع ہے ۔ حررہ یکم اگست ۱۹۰۷ء

ناظم مقبرہ بہشتی

نہ چھوڑین نہ چھوڑین گے کبھی اسلام کا دامن

خواہ ہیک دنیا بھر

مین منبع صداقت مخزن شرافت بندے کو خدا سے ملانیوالا دنیا اور عاقبت کے وسایل بہبودی تبلانے والا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہین ہے ۔ ایک بار آفتاب اسلام کا پرتو جس ظلمت کدہ پر پڑا ۔ پھر تا قیامت وہان شرک اور کفر کی سیاہی جاگزین نہ ہوگی ۔ جس شخص کے دل مین اسلام کا چراغ روشن ہو گیا اگر تمام دنیا مل کر اسے بجھانے کی کوشش کرے مگر اس کی روشنی مین کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہوگا ۔ اس وقت معزز ناظرین کے پیش نظر روسی حکومت کا ایک تازہ واقعہ کہتے ہین کہ وہان اسلام کس طرح اپنی نورانی شعاعین پھیلاتا ہے ۔ روس کا مشہور اخبار الوقت رقمطراز ہے ۔ کہ ممالک روس کے ایک بڑے پادری صاحب غروسف نامی ایک عرصہ سے اسلامی کتابون کا مطالعہ کیا کرتے تھے ۔ رفتہ رفتہ ان کے آئینہ قلب سے زنگ تثلیث دور ہوتا گیا یہان تک آپ ایک روز علانیہ مسلمان ہو گئے ۔ اور آپکے مسلمان ہوتے ہی اور کئی سو عیسائی بھی مشرف باسلام ہو گئے آپکے اسلام لانے سے روسی پادریون مین بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی ۔ کیونکہ آپ کو تمام پادریون مین خاص امتیاز اور شہرت حاصل تھی اور کوئی بھی علم و قابلیت مین آپکے ہم پلہ نہ تھا ۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد حکومت روسیہ کے نام آپ نے عرضیہ روانہ کیا تھا ۔ کہ آیندہ سے مجھے مسلمانون مین شمار کیا جاوے ۔ دشمن اسلام حکومت روسیہ آپ کی اس درخواست سے بہت سخت برہم ہوئی اور پادری صاحب کو بلا کر جیل مین کر دیا ۔ ساتھ ہی اس کے روسی پادری نہائت ہی زور رون سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح غروسف صاحب دوبارہ جامۂ تثلیث پہن لین مگر آپ سد سکندری کی طرح اسلام پر قایم ہین اور آپ کا بیان ہے ۔ کہ مجھے دنیاوی تکلیفون کا کچھ خیال نہین ہے ۔ مین نے ایسی شاہراہ ہدائیت پائی ہے ۔ کہ کسی طرح اس سے ہٹ نہین سکتا ۔ سبحان اللہ آفرین ہے آپ کی عالی ہمتی پر اور روسی طرز عمل بلاشبہ لائق نفرین ہے ۔ (سلطان الاخبار)

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو

چند روز ہوئے کوننگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن کلکتہ کے جلسہ مین ایک پادری صاحب نے لیکچر دیا ہے جس مین انہون نے بتایا ہے ۔ کہ کلکتہ کی سوشیل حالت سخت قابل نفرت اور اصلاح طلب ہے ۔ وہان کی بہت سی گذر گاہین مشتبہ اور آوارہ عورتون کی کثرت کے باعث سخت بدنام ہین جب لارڈ کرزن نے اپنی مشہور اور تاریخی تقریر کانووکیشن مین ہندوستانیون کی بداخلاقیون کا ذکر کیا تھا تو کیا کلکتہ ہی ایسا مقام نہ تھا جہان سے سب سے پہلے ان کی مخالفت کی صدا بلند ہوئی تہی ۔ وغیرہ ‘‘

افسوس کہ پادری صاحب نے کلکتہ کے چند مشتبہ عورتون کی وجہ سے بداخلاقیون کا دھبہ تمام ہندوستانیون پر لگانے کی کوشش کرتے ہوئے لارڈ کرزن کی تائید کی ہے ۔ لیکن ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہین آیا ۔ ہم ان سے پوچھتے ہین ۔ کہ کیا وہ پیرس ۔ رومانیہ ۔ سردیا اور یورپ کے دیگر بڑے بڑے شہرون کے عام باشندون کی سوشل حالت کی بابت کچھ بتا سکتے ہین ۔ جن کے مقابلہ مین بیچارہ کلکتہ ہزارویں حصے کے برابر بھی نہین ہے ۔ امریکہ مین لاکھون کی تعداد مین ہر سال طلاق ہوتے ہین اور بڑے بڑے گھرانون کی عورتین اپنی عمر مین سینکڑون خاوند کرتی ہین ۔ لیکن پادری صاحب ان سب باتون کو بیچارے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فراموش کر گئے ۔ ہندوستان کو سوشل اصلاحات کی بیشک ضرورت ہے ۔ جو ممکن ہے ۔ کہ چند سالہ کی کوشش سے ہو جائین ۔ لیکن یورپ امریکہ کے بہت سے مقامات مین اب ان اصلاحات کی کوشش جو ممکنات سے باہر ہو گئی ہے ۔ ہمارے پادری صاحب جو ایک مذہب کے پیشوا ہونے کی وجہ سے اخلاق مجسم ہونے چاہئین ۔ کاش آیندہ ایسی باتین سوچ سمجھ کر زبان سے نکالا کرین ۔ (اردو مینس گزٹ)

آتش زدگی

کدنی آئلینڈ (متصل نیویارک) ایک ثلث جل گیا ۔ بیس ہوٹل بھی جل گئے ۔ ہوٹلون مین لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے سو رہے تھے ۔ ۲۰۰ آگ بجھانے والے زخمی ہوئے ۔ بوسٹک کے چڑیا خانہ کے شیرون اور دوسرے جانورون کے شور سے قیامت برپا تھی ۔ چڑیا خانہ کا ایک آدمی کہتا ہے ۔ روپیہ [illegible]

فیصلہ مقدمہ انڈیا وغیرہ

۳۰ جولائی کو بائیڈ صاحب سیشل مجسٹریٹ نے اس مقدمہ سڈیشن مین ساڑھے تین بجے فیصلہ سنایا کہ پنڈی داس اور دینا ناتھ کو پانچ پانچ سال قید سخت اور پریس ضبط کئے جاوین ۔

فیصلہ مقدمہ بلوہ

اس مقدمہ مین رام چند اور نند سنگہ بری کئے گئے ۔ گنشر سین کو تین ضرب بید ۔ لال [illegible]

ڈائری

القول الطیّب

حضرت حج کو نہین جاتے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہین۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیون نہین جاتے۔ فرمایا۔ یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ مین رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ مین تھا مگر آپ نے دس سال مین کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہین کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہان تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہون جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہین اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہین کرتے۔ تو وہان یہ لوگ کیا نہ کرین گے۔ لیکن ان لوگون کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہین کرتے۔ کیا اگر ہم حج کر آئینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لین گے اور ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرارنامہ لکھدین۔ کہ اگر ہم حج کر آوین تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے اور ہمارے مرید ہو جائین گے۔ اگر وہ ایسا لکھدین اور اقرار حلفی کرین تو ہم حج کر آتے ہین۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آیندہ مولویون کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہین پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال مین حج کیا تھا۔

توکل فرمایا۔ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہین ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششون مین رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہین وہ اس کو پاتے ہین۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہین وہ اس سے محروم رہتے ہین جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہین رکھتے وہ اگرچند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کرلین۔ تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام مین عمدہ لوگ وہی گذرے ہین جنہون نے دین کے مقابلہ مین دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان مین قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیا گذرے ہین ان لوگون نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر خدا نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔ ہمنے بٹالہ مین ایک پیرزادہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین کے مقدمات کے واسطے غبار آلودہ ہوا کسی ڈپٹی کے پیچھے پھرتا تھا مین حیران ہوا کہ اگر اس شخص مین سچی نیکی ہوتی اور یہ خدا پر توکل کرنیوالا ہوتا۔ تو ایسے مکدرات مین کیون گرتا۔

اخلاق کو خراب کرنیوالی پادری ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ دیسی عیسائی ہے اور اب مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر وہ روپے مانگتا ہے یا تنخواہ مانگتا ہے۔ حالانکہ لیاقت کچھ نہین۔ حضرت نے فرمایا کہ پادریون نے ہندوستانیون کے اخلاق خراب کر دئے ہین اور ان کو مذہب فروش بنا دیا ہے۔ کئی عیسائی دیکھے ہین کہ وہ ہندوؤن یا مسلمانون کے پاس جاتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ ہم مسلمان یا ہندو ہونے کے واسطے تیار ہین لیکن عیسائی لوگ ہم کو اس قدر تنخواہ دیتے ہین تم کیا تنخواہ دو گے۔ جدھر سے زیادہ تنخواہ کی امید ہو اُدھر ہی جھک پڑتے ہین اور بسا اوقات کبھی ادھر سے اور کبھی اُدھر سے بطور نیلام کے اپنی قیمت کے بڑہانے مین کوشش کرتے رہتے ہین۔ یہ بداخلاقی ہندوستان مین پادریون نے ہی پھیلائی ہے ورنہ ان سے پہلے ہندوستانی لوگ مذہب کے معاملہ مین ایسے رذیل اخلاق رکھنے والے نہ تھے۔ آدمیون کو چاہیئے۔ کہ جب ایک مذہب کو سچا سمجھ کر قبول کرے تو پھر اس پر استقامت دکھلائے۔ خدا تعالیٰ رازق ہے وہ خود تمام سامان مہیا کر دیگا جب انسان خدا کے واسطے کوئی کام کرتا ہے تو پھر اس کو موت کی پرواہ نہین رہتی اور نہ اسے خدا تعالےٰ ضائع کرتا ہے اندرونی تقویٰ اور طہارت کا خیال کرنا چاہیئے۔ جن لوگون کے دل اور دماغ مین صرف دنیا ہی رہ جاتی ہے وہ کس کام کے آدمی ہین جو لوگ سچے دل کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہین خدا ان کی دستگیری کرتا ہے اس قسم کے عیسائی نو مسلمون کی نسبت تو ہمنے ان لوگون کو بہت ثابت قدم دیکھا ہے۔ جو ہندوؤن مین سے مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے ہین۔ جیسا کہ شیخ عبدالرحیم ہین۔ سردار فضل حق ہین۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ہین۔ ان لوگون نے اسلام کی خاطر بہت دکھ اٹھائے مگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ جب سردار فضل حق صاحب مسلمان ہوئے۔ تو ان کو قتل کرنے کے واسطے کئی سکھ یہان تک آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو بچا لیا اور سردار صاحب نے کسی کا خوف نہ کیا۔ ایسا ہی شیخ عبدالرحیم کے چہرے سے نیک بختی کے آثار نمایان ہین۔ شیخ عبدالرحمن صاحب کو ایک دفعہ ان کے رشتہ دار دھوکے سے لے گئے تھے اور وہان لے جا کر ان کو قید کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور خود بخود یہان چلے آئے۔ برخلاف عیسائیون کا مذہب عموماً تنخواہ پر ہے۔ اگر آج ان کو موقوف کر دیا جائے۔ تو بس ساتھ ہی ان کی عیسائیت بھی موقوف ہو جائے۔ امرتسر مین ایک پادری رجب علی تھا۔ وہ کئی مرتبہ مسلمانون مین آکر ملتا تھا۔ پھر عیسائی ہو جاتا تھا۔ عیسائی ہونے کی حالت مین اس کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ عیسائیون سے کچھ ناراض تھا ان دنون مین ایک گرجہ پر بجلی گری تھی۔ اس خبر کو اپنے اخبار مین درج کرتے ہوئے اس نے لکھا کہ گرجے پر بجلی گرنا دو اسباب سے خالی نہین۔ یا تو اس کا یہ سبب ہوا ہو کہ روح القدس کو مصلحہ بہت لگ گیا تھا اور اس نے گرجے پر اُتر کر گرجے کو جلا دیا۔ اور اگر یہ سبب نہین تو پھر یہ سبب ہے کہ میری آہ گرجے پر پڑی ہے اور اس نے گرجہ کو جلا دیا ہے اکثر اس قسم کے عیسائی دہریہ اور کمینہ طبع ہوتے ہین عیسائی مذہب کے کفارہ نے ایسی بے قیدی کر دی ہے۔ کہ جو گناہ چاہو کر لو۔ سزا تو یسوع بھگتیگا۔ اسی واسطے ضرب المثل ہو گئی ہے کہ ؎

عیسائی باش ہرچہ خواہی کن

کیونکہ اگر زنا اور شراب حرام ہے۔ تو پھر کفارے سے فائدہ کیا کفارے کا یہی تو فائدہ ہے کہ اس نے معافی کی ایک راہ کھول دی ہے۔ اگر عیسائی بھی گناہ کرنے سے پکڑا جاتا ہے جیسا کہ غیر عیسائی پکڑا جاتا ہے۔ تو پھر دونون مین فرق کیا ہوا اور کسی کو عیسائی بننے سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مرتد یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام الٰہی۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ قریب العہد اہانت کرنے والا تو ڈاکٹر عبدالحکیم ہے۔ جس نے بہت اہانت کے لفظون مین ایک خط لکھا ہے اور ہماری موت کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ یہ وحی الٰہی پہلے بھی بہت بار نازل

ہو چکی ہے۔ مگر ہر بار اس کا شان نزول جدید ہوتا ہے ایسے لوگون کی مخالفت سے رنجیدہ خاطر نہین ہونا چاہیئے۔ ضرور تہا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے تاکہ صادق اور کاذب کے درمیان ایک فرق ہو جائے۔ سب انبیاء کے وقتون مین ایسے مخالف ہوتے چلے آئے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بھی ایسے آدمی موجود تھے۔ مگر اس قسم کے لوگ ہمیشہ بعد مین آتے ہین۔ شروع مین صادق ہی ظاہر ہوتا ہے پھر اس کو دیکھہ کر دوسرے لوگ بھی ریس کرتے ہین اس مین خدا تعالےٰ کی حکمت ہے۔ کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اچھی طرح سے شائع نہ ہو گیا تب تک کوئی آدمی ایسا پیدا نہ ہوا جس نے نبوت کا دعوے کیا تاکہ کوئی ایسا نہ کہہ سکے۔ کہ اس شخص نے فلان شخص کی ریس کرکے دعوی نبوۃ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ مین مطلق خاموشی تہی۔ کوئی شخص خدا سے وحی پانے کا اور مسیح موعود ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ایسے وقت مین خدا تعالےٰ نے ہم پر اپنی وحی نازل کرکے ہمین مسیح موعود بنایا۔ یہ امر بھی منہاج نبوت مین داخل ہے کہ صادق کا دعوے اول ہو اور کاذب پیچھے ہون اور لوگون کی بے خبری کے علاوہ ہم تو خود بھی بے خبر تھے۔ اپنے طور پر میری عادت تہی۔ کہ غیر مذاہب کے برخلاف اخبارات مین مضامین دیتا تہا اور اسلام کی صداقت کے ظہور مین کوشان رہتا تہا۔ ان ایام مین ایک عیسائی کا اخبار سفیر ہند نام نکلا کرتا تہا۔ اور ایک برہمو ؤن کا رسالہ نام برادر ہند شائع ہوتا تہا۔ ان ہر دو مین بعض مضامین مین نے لکھے تھے۔ مگر ان مضامین مین ہمارا مطلب صرف عقلی دلائل کے پیش کرنے کا ہوتا تہا۔ اور وحی آلہی اور نشانات کے دکھانے کا کوئی خیال نہ تہا۔ دو جلدین براہین احمدیہ کی مین لکھہ چکا تہا اور اس وقت تک مجھے خبر نہ تھی جب کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ الرحمٰن علم القران۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ اسی براہین احمدیہ مین ہمنے یہ الہام بھی درج کیا ہے۔ کہ یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الی اور اسی مین ہمنے حضرت عیسےٰ کے متعلق اپنا وہی عقیدہ پیش کیا ہے جو پرانا عقیدہ تہا۔ کہ مسیح آسمان پر ہے اس پر دیکھنے والے کے واسطے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم تصنع اور بناوٹ سے کوئی کام کرتے اور افترا کے ساتھہ یہ باتین بناتے۔ تو ہم ایسا کیون کرتے۔ جو شخص افترا کرنے لگتا ہو وہ تو اول ہی سب پہلو سوچ لیتا ہے اس مین بھی خدا تعالیٰ کی ایک مصلحت تھی۔ کہ ہمنے ایسا لکھہ دیا۔ تاکہ ہماری سچائی پر ایک دلیل قائم ہو جائے۔ پہلے سے ہی براہین کے اندر ایک تناقض ہو گیا اور ہم خود بھی اس تناقض کو نہ سمجھ سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی حکمت تھی۔

کوئی اور نشان

فرمایا۔ گذشتہ دنون مین خدا تعالیٰ بہت سے نشانات دکھا چکا ہے جن مین سے بعض کتاب حقیقۃ الوحی مین بھی درج ہو چکے ہین۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان پر کسی اور نشان کی طیاری ہو رہی ہے۔ تاکہ ایمانداروں کے ایمان اور قوی ہو جاوین۔ ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگون کے ایمان قوی ہوتے ہین۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کس بات مین راضی ہے اور کس دین کے حق مین وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے۔ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھہ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے۔ جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے۔ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتین پوری ہوتی ہین تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے مین مین نے کوئی غلطی نہین کھائی مگر یہ مت خیال کرو۔ کہ غلطی کے نہ کھانے مین تمہاری کوئی بہادری ہے۔ ہرگز نہین۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ تمنے غلطی نہین کھائی ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہین۔

تصحیح

۱۸ر جولائی ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین قاضی غلام حسین صاحب کے نکاح کی جو خبر درج کی گئی تہی۔ اس مین لڑکی کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے سید محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اصل نام احمد حسن ہے۔

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کرین۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ مینیجر

براہین احمدیہ

میعاد ختم

براہین احمدیہ کی جو نصف قیمت کی گئی تہی۔ اس کی میعاد ۳۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر کتابین نصف قیمت کے واسطے موجود تھین وہ بھی جلد ختم ہو جانے کے باعث بعض درخواستون کی تعمیل بھی نہین ہو سکی۔ بعض دوستون نے درخواستین بہت دیر مین کی تہین۔ ایسے موقعہ سے ہمیشہ جلد فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اب براہین احمدیہ صرف اصلی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہے یعنی صہ ر بے جلد اور مجلد کے واسطے صہ۱۲ر البتہ اخبار بدر کے خریدارون کیواسطے جو ایکروپیہ فی کتاب کی رعایت ہے وہ بدستور قائم ہے۔ یعنی خریداران بدر کو براہین احمدیہ بے جلد للعہ ر اور مجلد للعہ۱۲ر مین مل سکیگی۔

درثمین کی قیمت مین اب کوئی رعایت نہین۔ لہذا درثمین کی قیمت بے جلد ۶ر اور مجلد کی ۸ر ہو گی

مینیجر بدر ایجنسی

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہین چشمہ مسیحی لغات القرآن ۲ عالیجزار صیغہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہو گا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین۔ سو افسوس یہی ہے۔ کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہین۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ؍	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ ؍	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ ؍	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ ؍	۲۵	۱۰	۶	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	[illegible]

۱ - یہ اجرت بہر حالت پیشگی آنی چاہیئے - بہت ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی - بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں عزیز وقت کا ضائع ہونا ہے -

۲ - مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے -

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بذریعہ خط مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے -

۴ - تقسیم کرانی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

۵ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں -

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑ کے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی -

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا -

۸ - مینیجر کو اختیار ہوگا - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یسوع کی ناکامی

اور

سرور انبیاء کی کامیابی

(رقم زدہ میاں عبد السلام طالب علم درسگاہ حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب)

ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جو درخت زیادہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی کہا جاتا ہے اور جو اچھا پھل نہ لاوے اس کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے اور ساتھ ہی جس باغ میں مفید اور پھلدار درخت ہوں تو وہ اس باغبان کی لیاقت اور دانشوری پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کیا ہی سمجھدار مالی ہے کہ کیسے پھلدار درخت لگائے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو ان سے فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو کیسی اچھی ترکیب آتی ہے کہ ان پھلدار درختوں کی پرورش کر رہا ہے اور انہیں ہر ایک آفت سے بچاتا ہے اور ان کو مناسب طور پر پانی دیتا ہے اور ان پر نئے نئے پیوند چڑھاتا ہے اور اس کے درخت کیسے عمدہ اور لذیذ پھل لاتے ہیں اور وہ دنیا میں ہزاروں فوائد کا موجب ہوتے ہیں اور صدہا بیماریوں سے شفا پانے کا باعث ہوتے ہیں -

لیکن کیسا ہی سست اور ناسمجھ اور بھولا مالی ہے جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس میں کچھ بوٹے لگاتا ہے اول تو اسے بوٹے ملتے ہی نہیں اگر دس بارہ مل بھی گئے تو وہ بھی کس کام کے نہ انکو وقت پر پانی دیا اور نہ ان کے نیچے کھاد ڈالی اور نہ ان کی اچھی طرح حفاظت کی - نہ اس کے ارد گرد سے جھاڑیوں کو صاف کیا اور نہ انکو وقت پر پیوند لگایا اور نہ اس کے گرد احاطہ کیا تاکہ کوئی دشمن اس میں داخل نہ ہو سکے - تو آپ ہی فرمائیں - کہ ایسے بوٹے کیا عمدہ پھل لا سکتے ہیں اور کیا اس کے باغبان کی قدر ہو سکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسی سمجھ والا باغبان بنانے کے لائق ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اس نے بوٹوں کو ایسے طور سے پرورش نہیں کیا کہ عمدہ پھل دیں اور وہ پھل مفید ہو سکیں اور تو کیا اس کو مفید پھل کہیں یا نہ کہیں مگر جو باغبان ہے وہ بھی کہتا ہے کہ یہ پھل کڑوا ہے اور یہ پھل ترش ہے تو ان پھلوں کی طرف کون توجہ کریگا -

اسی طرح یہ دنیا بھی ایک باغ ہے اس کے اچھے پھل تیار کرنے کے لئے بھی باغبان آتے ہیں تاکہ انسانوں کو پھلدار بنائیں اسی واسطے بہت سے باغبان آئے - لیکن یہاں میں دو باغبانوں کا ذکر کروں گا جن کو کہ دو مختلف گروہ مانتے ہیں - کہ یہ حقیقی مالی ہیں اور پھلدار بوٹے پیدا کر گئے ہیں اور میں انشاء اللہ تعالی ثابت کروں گا کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کس کو یونہی باغ کا بیہودہ قرار دیا گیا حالانکہ اس نے ایک بھی بوٹا تیار نہیں کیا اور وہ خود بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے کوئی پھلدار درخت تیار نہیں کیا لیکن کم اعتقاد و سخت دل ضرور تیار کئے -

ان دونوں میں سے اول الذکر تو ہمارے سردار ہادی و امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانوں کو پھلدار بنایا اور نافع الناس بنایا اور دیندار اور امین اور مسکینوں کو کھانا کھلانیوالے اس کی صحبت سے پیدا ہوئے - آخر الذکر یسوع مسیح ہیں جنکو کہ یونہی باغبان اور مصلح قرار دیا گیا اور کوئی مفید انسان ان کی صحبت سے پیدا نہ ہوا بلکہ بے اعتقاد اور پکڑنے والے اور فرار کر جانیوالے پیدا ہوئے جن کی بابت وہ خود فرماتے ہیں -

متی باب ۸ آیت ۲۶ - اپنے شاگردوں کو کہا ”اے کم اعتقادو“

مرقس باب ۴ آیت ۴۰ - ”اب تک ایمان نہیں رکھتے“

لوقا باب ۸ آیت ۲۵ - ”تمہارا ایمان کہاں گیا“

متی باب ۱۶ آیت ۸ - ”اے کم اعتقادو“

مرقس باب ۸ آیت ۱۷ - ”کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے - آنکھیں ہیں مگر تم دیکھتے نہیں - کان ہیں اور سنتے نہیں“

متی باب ۲۶ آیت ۲۱ یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۱ - ”تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا“

یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۸ - (پطرس) مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کریگا - مرقس باب ۹ آیت ۱۹ - ”اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا“

ملہ یسوع سے مراد وہ شخص ہے جس کا قصہ عہد جدید کے ناول میں بعض مجہول الاحوال اشخاص نے لکھا ہے جن کا نام متی مرقس وغیرہ تبلایا جاتا ہے - ایڈیٹر

یہ پودے ہیں کہ یسوع صاحب ناصری نے لگائے ہیں اور یہ ڈیلوے ہیں جو خود یسوع صاحب نے دئے ہیں اس کے بعد ہم کو اور ضرورت نہیں رہتی کہ ہم ثابت کریں کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے اور کیا کچھ اس نے طیار کیا یا کیا کچھ اس میں طاقت تھی کہ ایک شاگرد کو طیار کرے اس کے مقابل پر میں اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسا معلم تھا۔ اور اس نے کیا طیار کیا اور اس نے کیا اپنے شاگردوں کے بارے میں فرمایا۔

مسلم۔ فضائل ابی بکر۔ عن ابی سعید۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی مالہ و صحبتہ ابوبکر

ترجمہ۔ ابی سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ مال کا بھی اور صحبت کا بھی۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عبد اللہ بن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذاً خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً۔

ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم۔ فضائل ابی بکر۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائماً۔ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکیناً قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضاً قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ ہوگا۔ ابوبکر نے کہا کہ میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا۔ ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی۔ ابوبکر نے کہا کہ میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاویگا۔

مسلم۔ فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک۔ ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا ما ذا اولت ذالک یا رسول اللہ قال الدین۔

ترجمہ۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے بھی عمر نکلے تو وہ اتنا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا دین۔

مسلم۔ فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرایت فیہا داراً او قصراً فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب

ترجمہ۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کس کا ہے تو لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔

عن سعد ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکاً فجاً الا سلک فجاً غیر فجک

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو رستہ میں ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہو تو اس راہ کو جس پر تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

مسلم۔ فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ عن ابی موسی الاشعری ..... قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ

ترجمہ۔ ابو موسی اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو (عثمان) جنت کی خوشخبری دے۔

مسلم۔ فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی۔

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس

مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص۔ عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک

ترجمہ۔ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں مگر سعد بن مالک کے لئے۔

مسلم۔ باب فضیلت زبیر رضی اللہ۔ عن جابر بن عبد اللہ ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

مسلم فضائل طلحہ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدا فما علیک الا نبی او صدیق او شھید۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تو ان کا پتھر ہلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

مسلم فضائل ابی عبیدہ بن جراح۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ اميناً وان اميننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

مسلم۔ فضائل حسن علیہ السلام۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لحسن انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اسے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اسے اور محبت رکھ اسے جو محبت رکھے اسے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے۔ دونوں استادوں کی سندات پبلک کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ اب وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لائق ہے اور کس نے پودے تیار کئے ہیں۔ ہم یسوع صاحب کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ ان کا اپنے چیلوں کی بابت کیا خیال تھا اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا جو کہ رات دن کے ان کے حالات سے واقف تھا اور اس نے کیا تیار کیا اور اسے آپ خود ہی اندازہ کریں کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دکھائیں گے جبکہ ان کے استاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سوائے ایک کجرو قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکا تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہو سکے کیونکہ شاگرد تو گرو کی مانند ہو جیسا کہ یسوع صاحب نے بائیبل میں لکھا ہے جبکہ گرو ہی خراب ہے۔ تو آگے کے عمدہ ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ عبد السلام۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان خراتی درویش ۔ ماہل پور ۔ ہوشیار پور
میان تاج الدین صاحب مالوکے ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
مستری احمد دین صاحب ۔ این والی ۔ ضلع گوجرانوالہ
میان محمد خان صاحب ۔ دوالمیال ضلع جہلم
عباس خان صاحب ″ ″ ″
حبیب خان صاحب ″ ″ ″
میان فقیر محمد صاحب ۔ بنوڑ ۔ ریاست پٹیالہ
میان سراج الدین صاحب ۔ چاندپور ۔ ضلع بجنور
مستری غلام محمد صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
مظفر خان صاحب ۔ ٹوچی ۔ سرحد
سید دلیر علی صاحب ۔ سونگڑہ ضلع کٹک
میان غلام قادر صاحب ۔ تاجر عطر ۔ بنگلور
میان نور تنگ صاحب ۔ واعیوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ
میان امام الدین صاحب ۔ گھٹیالیان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
میان محمد دین صاحب ″ ″ ″ ″ ″
میان احمد صاحب ″ ″ ″ ″ ″
میان رحمت ″ ″ ″ ″ ″
مسمات گوہری ″ ″ ″ ″ ″
میان سلطان محمد صاحب ۔ کوٹلی لوہاران ۔ سیالکوٹ

رسید زر

۲۷ر جولائی ۱۹۰۷ء ۱۱۹۲ لعل محمد خان صاحب عہ
۲۷ ″ ″ ۱۹۷۹ مستری عبدالرحمن صاحب ے
۲۸ ″ ″ ۲۲۶ مولوی غلام رسول صاحب عہ
۲۸ ″ ″ ۱۲۷۷ ۔ عبدالرزاق صاحب عہ
۲۸ ″ ″ ۱۶۹۲ ۔ منشی امام الدین صاحب عہ
۲۹ ″ ″ ۶۲۳ ۔ ملک شہباز خان صاحب ے
۲۹ ″ ″ ۲۱۷ ۔ میان محی الدین صاحب عہ

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین ۔ قیمت ار
نظم مستورات ۔ مستورات کے بہبود پر ۔ قیمت ۔ر
آنہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے ار
کامن احمدی ۔ اللہ داد والے قیمت ۔ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۔ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فصل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۔ر

رویائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۲ر

القول الفصیح | اردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ار

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر بیکون بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے مجرب ہے ۔ قیمت ۸ر

لغات القرآن ہر دو حصہ | ایک کالم مین عربی اور دوسرے مین اردو ۔ تصنیف سید عبد الحی صاحب عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس ۔ قیمت ۱۲ر

رسید زر

۱۷ر جولائی ۱۹۰۷ء ۔ مرزا محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عہ
۲۲ ″ ″ ۱۶۹۲ ۔ نظام شاہ صاحب ے
۲۳ ″ ″ ۹۷۹ بابو امام الدین صاحب ے
۲۵ ″ ″ ۱۴۸۴ ۔ محمد جہان صاحب عہ
۲۵ ″ ″ ۲۹۳ محمد سلطان صاحب ے
۲۵ ″ ″ ۴۵۳ ۔ شیخ امیر اللہ صاحب ے
۲۶ ″ ″ ۱۶۹۸ ۔ نظام الدین صاحب عہ
۲۶ ″ ″ ۱۴۳ ۔ سلطان احمد صاحب ے
۲۷ ″ ″ ۱۶۷۲ ۔ مرزا عباس بیگ صاحب عہ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیا جاوے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ مین کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہین ۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ۔

۷ ۔ میان محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان مین مقیم ہین ۔ نکاح کے خواہان ہین ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہون نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت مین سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا ۔ حدیث نبوی کی متابعت مین وہ راضی ہین بلکہ خواہشمند ہین کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ ۔ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون ۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ انیس سکنہ ضلع میرٹھ ۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا